ہفتہ وار رسالہ: 298
WEEKLY BOOKLET:298

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کی ایک قسط بنام

پانچوں نمازوں کے فضائل

صفحات 17

فجر و عصر کی فضیلت کی حکمت 01
نمازِ عصر چھوڑنے والے کا عمل ضبط 07
قبر میں ڈوبتے سورج کا منظر 09
نمازِ عشا سے پہلے سونے کا نقصان 16

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب "فیضانِ نماز" صفحہ 99 تا 114 سے لیا گیا ہے

پانچوں نمازوں کے فضائل

دُعائے عطار: یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "پانچوں نمازوں کے فضائل" پڑھ یا سُن لے، اُسے مسجد کی پہلی صف میں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی،2/27، حدیث:484)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فَجر و عَصر پڑھنے والا جہنّم میں نہیں جائے گا

حضرت عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: "جس نے سورج کے طلوع و غُروب ہونے (یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نَماز ادا کی (یعنی جس نے فجر و عصر کی نماز پڑھی) وہ ہرگز جہنّم میں داخِل نہ ہوگا۔"
(مسلم، ص250، حدیث:1436)

فجر و عصر کی فضیلت کی حکمت

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس کے دو مطلب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ فَجر و عَصر کی پابندی کرنے والا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے لیے

www.dawateislami.net

نہ جائے گا، اگر گیا تو عارِضی (یعنی وقتی) طور پر۔ لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ بعض لوگ قیامت میں نمازیں لے کر آئیں گے مگر ان کی نمازیں اہلِ حُقوق (یعنی جن کے حقوق پامال کئے ہوں گے اُن) کو دِلوا دی جائیں گی۔ دوسرے یہ کہ فجر و عصر کی پابندی کرنے والوں کو اِن شاءَ اللہ باقی نمازوں کی بھی توفیق ملے گی اور سارے گناہوں سے بچنے کی بھی، کیونکہ یہی نمازیں (نفس پر) زیادہ بھاری ہیں۔ جب ان پر پابندی کر لی تو اِن شاءَ اللہ بقیہ نمازوں پر بھی پابندی کرے گا، لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ نَجات کے لیے صرف یہ دو نمازیں ہی کافی ہیں باقی کی ضَرورت نہیں۔ خیال رہے کہ ان دو نمازوں میں دن رات کے فِرِشتے جمع ہوتے ہیں، نیز یہ دن کے کَناروں کی نمازیں ہیں، نیز یہ دونوں نفس پر گِراں (یعنی بھاری) ہیں کہ صُبْح سونے کا وقت ہے اور عصر کاروبار کے فروغ (یعنی زور و شور) کا، لہٰذا ان (نمازوں) کا دَرَجہ زیادہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/394)

آمِنہ کے چاند نے آسمان کا چاند دیکھ کر فرمایا

حضرت جَرِیر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر اِرشاد فرمایا: ”عنقریب (یعنی قیامت کے دن) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اِس چاند کو دیکھ رہے ہو، تو اگر تم لوگوں سے ہو سکے تو نمازِ فجر و عصر کبھی نہ چھوڑو۔“ پھر حضرتِ جَرِیر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ نے یہ آیتِ مبارَکہ پڑھی:

﴿وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَاۚ﴾ (پ16، طٰہٰ:130) ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور اپنے رب کو سَراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔“ (مسلم، ص239، حدیث:1434 ملخصاً)

www.dawateislami.net

عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی شَرح

مُفسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے (آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی خدائے رَحمٰن کے چاند نے آسمان کے چاند کو دیکھا، ڈوبنے والے گہنے (یعنی کم رونق والے) چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو نہ غُروب ہو نہ گہنے (یعنی جو نہ ڈوبے اور نہ جس کی روشنی میں کمی آئے)، ظاہر کے چمکانے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو دل و جان، روح و ایمان کو چمکاتا ہے، رات میں چمکنے والے چاند کو اُس چاند نے دیکھا جو اَبَدُ الآباد تک (یعنی ہمیشہ) ہر وقت دن رات چمکتا ہے اور چمکے گا۔ میں کیا کہوں! مجھے الفاظ بھی نہیں ملتے! اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی بَدْرِ النُّبُوَّةِ وَشَمْسِ الرِّسَالَةِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترجمہ: اے اللہ درود وسلام بھیج اور بَرَکت نازل فرما نُبُوَّت کے چاند اور رِسالت کے سورج پر) یوں کہہ لو کہ اُس چاند کو جو سورج سے چمکتا ہے اُس چاند نے دیکھا جو سورج کو چمکاتا ہے، جو دلوں پر دن نکال دیتا ہے۔ (آسمان کا) چاند بھی خوش نصیب ہے جسے محبوب (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے دیکھا، یہ چاند (جسے آج بھی ہم دیکھتے ہیں) وہی ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہیں پڑی ہیں۔ یہ حدیث عامّۃُ المُسلِمین (یعنی عام مسلمانوں) کی دلیل ہے کہ مومن ربِّ پاک کو محشر میں بھی آنکھوں سے دیکھیں گے اور جنّت میں بھی دیکھا کریں گے۔ خیال رہے کہ جنّت کی ساری نعمتیں نیک اَعمال کا عِوض (عِ۔وَض یعنی بدلہ) ہوں گی خواہ اپنے اعمال کا، خواہ اس کے اعمال کا جس کے طُفیل جنّت میں گیا مگر دیدارِ اِلٰہی کسی عمل کا عِوض (یعنی بدلہ) نہ ہوگا، خالص عطاءِ ذُو الجَلال (یعنی اللہ پاک کی خاص عنایت) ہو گی، ان دو نمازوں پر پابندی اس دیدار کی لِیاقت و قابِلیّت پیدا کرے گی یعنی فجر و عصر کی پابندی۔ دنیا میں نماز ایسے پڑھو کہ گویا (یعنی جیسے) تم خدا کو دیکھ رہے ہو کیونکہ یہاں حجاب (یعنی پردہ) ہے

www.dawateislami.net

وہاں حجاب(یعنی پردہ) اُٹھ جائے گا گویا ختم ہو جائے گا، اُسے دیکھ کر اُس سے کلام کرو گے۔ (حدیثِ پاک میں موجود آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:)اِس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں تسبیح و تحمید(یعنی اللہ پاک کی پاکی اور تعریف بیان کرنے)سے مُراد نماز ہے،چُونکہ فجر و عصر کی نماز میں رات اور دن کے مُحافِظ فرِشتے جمع ہو جاتے ہیں، نیز فجر کی نماز سونے کی غفلت کا وقت ہے اور نمازِ عصر کاروبار، سیر و تفریح کی غفلت کا وقت، ان وُجوہ(Reasons)سے ان نمازوں کی تاکید زیادہ ہے، ربِّ پاک فرماتا ہے:﴿ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾(پ15، بنی اسرائیل:78)(ترجَمۂ کنز الایمان:بیشک صبح کے قُرآن(یعنی نماز)میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔)، نمازِ عصر کے متعلّق فرماتا ہے:﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ﴾(پ2، البقرۃ:238)
(ترجَمۂ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔(مراٰۃ المناجیح،7/517-518 ملخصاً)

تِیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں
(ذوقِ نعت،ص185)

الفاظ و معانی: تِیرہ دل: اندھیرے میں ڈوبا ہوا دل۔ ماہِ عرب: عرب کا چاند، مُراد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

پروردگار کا 100 بار دیدار

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: دُنیا کی زندگی میں (جاگتے میں) اللہ پاک کا دیدار نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سُنّی مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع۔ رہا قلبی (یعنی دل میں) دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیا علیہمُ السّلام بلکہ اَولیا کے لیے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امامِ اعظم (ابو حنیفہ) رضی اللہُ

www.dawateislami.net

عنہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔(مزید فرماتے ہیں:)اس(یعنی اللہ پاک)کا دیدار بِلا کَیف ہے،یعنی دیکھیں گے اور(مگر)یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے!جس چیز کو دیکھتے ہیں اُس سے کچھ فاصِلہ مَسافت(Distance)کا ہوتا ہے،نزدیک یا دور،وہ دیکھنے والے سے کسی جہت(جِ۔ہَت یعنی سمت۔ڈائریکشن،Direction)میں ہوتی ہے،اوپر یا نیچے،دَہنے(Right) یا بائیں(Left)،آگے یا پیچھے،اُس(یعنی ربِّ کریم)کا دیکھنا اِن سب باتوں سے پاک ہو گا۔ پھر رہا یہ کہ کیونکر ہو گا؟یہی تو کہا جاتا ہے کہ "کیونکر"کو یہاں دَخْل نہیں،اِن شاءَ اللہ جب دیکھیں گے اُس وقت بتا دیں گے۔اس(طرح)کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے،وہ خُدا نہیں اور جو خدا ہے،اُس تک عقل رَسا(یعنی پہنچتی) نہیں،اور وقتِ دیدار نگاہ اُس کا اِحاطہ(یعنی گھیرا)کرے،یہ مُحال(یعنی ناممکن۔Impossible)ہے۔
(بہارِ شریعت،1/20-22)

بہارِ شریعت جلد اوّل، صفحہ 160 پر ہے: جنّتی جب جنّت میں جائیں گے، ہر ایک اپنے اَعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فَضل کی حد نہیں۔ پھر اُنہیں دنیا کی ایک ہفتے کی مِقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پَروردگار کی زیارت کریں اور عرشِ الٰہی ظاہر ہو گا اور ربِّ پاک جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلّی فرمائے گا اور ان جنتیوں کے لیے منبر(مِم۔بَر)بچھائے جائیں گے،نور کے منبر،موتی کے منبر،یاقوت کے منبر،زَبرجَد کے منبر،سونے کے منبر،چاندی کے منبر اور اُن(جنتیوں)میں کا اَدنیٰ(یعنی چھوٹے دَرجے کا)مُشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں ادنیٰ کوئی نہیں، اپنے گمان(یعنی خیال) میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے، اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہو گا جیسے آفتاب(یعنی سورج)اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے، کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانِع(یعنی رُکاوٹ) نہیں اور اللہ کریم ہر ایک پر تجلّی فرمائے

www.dawateislami.net

گا، ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فُلاں بن فُلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا۔۔۔؟! دنیا کے بعض مَعاصی (نافرمانیاں) یاد دلائے گا، بندہ عرض کرے گا: تو اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وُسعت (یعنی کُشادَگی۔ پھیلاؤ) ہی کی وجہ سے تو اِس مرتبے کو پہنچا۔ (بہار شریعت، 1/ 160)

جے میں ویکھاں عَملاں وَلّے، کجھ نئیں میرے پَلّے
جے میں ویکھاں رحمت رب دی، بَلّے بَلّے بَلّے

(یعنی جب میں اپنے اعمال کی طرف دیکھتا ہوں تو کچھ نہیں پاتا اور جب اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتا ہوں تو خُوشی سے جُھوم اُٹھتا ہوں)

نَمازِ عصر کا ڈبل اَجْر

حضرت ابو بَصرَہ غِفارِی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نور والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ نماز یعنی نمازِ عصر تم سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو اسے پابندی سے ادا کرے گا اُسے دُگنا (یعنی Double) اَجْر ملے گا۔
(مسلم، ص322، حدیث: 1927)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پچھلی اُمتوں پر بھی نمازِ عصر فرض تھی مگر وہ اِسے چھوڑ بیٹھے اور عذاب کے مستحق ہوئے، تم ان سے عبرت پکڑنا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/ 166)

دُگنے اَجر کی وُجوہات کے مَدَنی پھول

❀ پہلا اَجْر پچھلی اُمتوں کے لوگوں کی مخالفت کرتے ہوئے عصر کی نماز پر پابندی کی وجہ سے ملے گا اور دوسرا اجر عصر کی نماز پڑھنے پر ملے گا جس طرح دیگر نمازوں کا ملتا ہے ❀ پہلا اَجر عبادت پر پابندی کی وجہ سے ملے گا اور دوسرا اَجر قَناعَت کرتے ہوئے خرید وفروخت

www.dawateislami.net

چھوڑنے پر ملے گا، کیونکہ عصر کے وقت لوگ بازاروں میں کام کاج میں مصروف ہوتے ہیں ❀ پہلا اجر عصر کی فضیلت کی وجہ سے ملے گا کیونکہ یہ صَلاۃِ وُسطٰی (یعنی درمیانی نماز) ہے اور دوسرا اَجر اس کی پابندی کے سبب ملے گا (شرح الطیبی، 3/19، مرقاۃ المفاتیح، 3/139)

عمل ضبط ہو گیا!

تابعی بُزُرگ حضرتِ ابو المُلیح (اَ۔بُلْ۔مَ۔لِیْح) رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک ایسے روز کہ بادَل چھائے ہوئے تھے، ہم صحابیِ رسول حضرتِ بُرَیْدہ رضی اللہُ عنہ کے ساتھ جہاد میں تھے، آپ نے فرمایا: نمازِ عصر میں جلدی کرو کیونکہ سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اُس کا عمل ضَبط ہو گیا۔" (بخاری، 1/203، حدیث: 553)

نمازِ عصر چھوڑنے کے عادی پر اندیشۂ کُفر

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غالباً "عمل" سے مراد وہ دنیوی کام ہے جس کی وجہ سے اُس نے نمازِ عصر چھوڑی (اور) "ضَبطی" سے مراد اُس کام کی بَرَکت کا ختم ہونا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو عصر چھوڑنے کا عادی ہو جائے اُس کے لیے اندیشہ (یعنی خطرہ) ہے کہ وہ کافر ہو کر مرے جس سے اعمال ضَبط (یعنی برباد) ہو جائیں، (البتہ) اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصر چھوڑنا کفر و اِرتِداد ہے۔ خیال رہے کہ نمازِ عصر کو قرآنِ کریم نے "بیچ کی نماز" فرما کر اس کی بہت تاکید فرمائی نیز اس وقت رات و دن کے فرشتوں کا اِجتماع (یعنی جمع ہونا) ہوتا ہے اور یہ وقت لوگوں کی سیر و تفریح اور تجارتوں کے فروغ (یعنی بڑھنے اور مصروفیت) کا وقت ہے، اس لیے اکثر لوگ عصر میں سُستی کر جاتے ہیں، اِن وُجُوہ (Reasons) سے قرآن شریف نے بھی عصر کی بہت تاکید فرمائی اور حدیث شریف نے بھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/381-382)

www.dawateislami.net

40منٹ پہلے تیّاری (حکایت)

عارِف بِاللّٰہ ابُو العبّاس حَرِثی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ نمازِ عصر کی تیاری اُس وَقت سے شروع کر دیتے جب ظہر کا وقت ختم ہونے میں چالیس منٹ باقی ہوتے، آپ کی تیاری کا طریقہ یہ ہوتا کہ نگاہیں جھکائے مُراقبے میں مشغول ہو جاتے اور وسوسوں سے اِستغفار کرتے رہتے اور ایسا اس لیے کرتے تاکہ آپ پر عصر کا وقت اس حالت میں آئے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضِری سے آپ کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ (لواقح الانوار القدسیہ، ص492)

ایک بیان نے کئی نمازی بنا دیئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نمازوں کی اہمیت اپنے دلوں میں اُجاگر کرنے، ہر نماز اہتمام کے ساتھ اپنے وَقت کے اندر باجماعت پڑھنے اور دوسروں کو نمازوں کیلئے تیار کرنے کی سوچ بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے مُنسلِک رہیئے۔ آیئے! نمازی بننے بنانے کے متعلِّق ایک ”مَدَنی بہار“ سنتے ہیں: وزیر آباد (پنجاب) کے اسلامی بھائی اس وقت اسکول کے طالب علم تھے۔ کسی مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کا کیسٹ ”بے نمازی کی سزائیں“ پیش کیا۔ ان کے بقول گھر میں والد صاحب کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ بہر حال انہوں نے وہ کیسٹ گھر میں چلایا، والد صاحب نے بھی وہ بیان سنا اور گھر والوں کو بار بار اس بیان کو سننے کی ترغیب دی۔ اس بیان کی بَرَکت سے اس اسلامی بھائی کے گھر والے نمازی بن گئے، غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے مُرید بھی بنے۔ پھر ایک وقت وہ آیا کہ اَلحمدُ لِلّٰہ ان کے گھر میں اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع بھی ہونے لگا۔ ان کے بھائی دعوتِ اسلامی کے نعت خواں بھی بنے اور جامِعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی کے طالبِ علم بھی جبکہ ان کے دو چچازاد بھائی دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں حفظِ قرآن کی سعادت پانے لگے۔

www.dawateislami.net

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سِکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص647)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَہل و عِیال اور مال برباد ہو گئے

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑے) (شرح مسلم للنووی، 5/126) گویا اُس کے اَہل و عیال و مال ''وَتْر'' ہو (یعنی چھین لئے) گئے۔ (بخاری، 1/202، حدیث:552)

وَتْر کا مطلب

حضرتِ علّامہ ابو سُلیمان خَطّابی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وَتْر کا معنیٰ ہے: ''نقصان ہونا یا چِھن جانا،'' پس جس کے بال بچے اور مال چِھن گئے یا اُس کا نقصان ہو گیا گویا وہ اکیلا رہ گیا۔ لہٰذا نماز کے فوت ہونے سے انسان کو اِس طرح ڈرنا چاہیے جس طرح وہ اپنے گھر کے افراد اور مال و دولت کے جانے (یعنی برباد ہونے) سے ڈرتا ہے۔ (اکمال المعلم بفوائد مسلم، 2/590)

مَیِّت کو قَبر میں سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے

حضرت جابر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب مَرنے والا قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں مَلتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: ''مجھے چھوڑو میں نماز پڑھ لوں۔''
(ابن ماجہ، 4/503، حدیث:4272)

اے فرشتو! سُوالات بعد میں کرنا....

حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصے (سورج

www.dawateislami.net

ڈوبتاہوا معلوم ہوتا ہے) کے تحت فرماتے ہیں: یہ احساس "مُنکَر نکِیر" کے جگانے پر ہوتا ہے، خواہ دَفن کسی وَقت ہو۔ چونکہ نمازِ عصر کی زیادہ تاکید ہے اور آفتاب (یعنی سورج) کا ڈوبنا اِس کا وَقت جاتے رہنے کی دلیل ہے، اس لیے یہ وَقت دکھایا جاتا ہے۔ حدیث کے اِس حصے (مجھے چھوڑ و میں نماز پڑھ لوں) کے تحت لکھتے ہیں: یعنی "اے فرشتو! سُوالات بعد میں کرنا عصر کا وَقت جارہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔" یہ وُہی کہے گا جو دنیا میں نمازِ عصر کا پابند تھا، اللہ نصیب کرے۔ اسی لیے ربّ فرماتا ہے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ (پ2، البقرۃ:238) ترجَمۂ کنز الایمان: "نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔" یعنی تمام نمازوں کی خصوصاً عصر کی بہت نگہبانی (یعنی حفاظت) کرو۔ صوفیا فرماتے ہیں: "جیسے جیو گے ویسے ہی مرو گے اور جیسے مرو گے ویسے ہی اُٹھو گے۔" خیال رہے کہ مومن کو اُس وَقت ایسا معلوم ہوگا جیسے میں سو کر اُٹھا ہوں، نزع وغیرہ سب بھول جائے گا۔ ممکن ہے کہ اس عرض (مجھے چھوڑ دو! میں نماز پڑھ لوں) پر سُوال جواب ہی نہ ہوں اور ہوں تو نہایت آسان کیونکہ اس کی یہ گفتگو تمام سُوالوں کا جواب ہوچکی۔ (مراۃ المناجیح، 1/ 142)

کیا پوچھتے ہو مجھ سے، نکیرَین! لَحَد میں
لو دیکھ لو! دل چیر کے، اَرمانِ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)

تقسیمِ رِزْق کے اوقات

حضرت امام شَعْرانی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میں نے سیِّدی علی خَوَّاص کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مادّی (یعنی محسوس ہونے والا) رِزق جو کہ ہمارے جسموں کی غذا ہوتا ہے طلوعِ فجر سے (یعنی جب فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے سے لے کر) سورج ایک نیزہ نکل کر بلند ہونے تک (یعنی طلوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ کے بعد تک) اللہ پاک تقسیم فرماتا ہے اور روح کی غذا یعنی معنوی رِزق جو کہ دکھائی نہیں دیتا (یعنی دل و دماغ کا سکون جس پر مبنی ہوتا ہے) عصر کی نماز کے

www.dawateislami.net

بعد سے غُروبِ آفتاب تک تقسیم فرماتا ہے۔ (لواقح الانوار القدسیۃ، ص 67) روایت کا مقصد یہ ہے کہ ان اوقات کو غفلت میں نہ گزارو بلکہ ذِکر و عبادت میں بَسر کرو۔

مُنافقت کی ایک علامت

خادمِ نبی، حضرتِ اَنس بن مالک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا ہے حتّٰی کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے بیچ آجائے (یعنی غروب ہونے کے قریب ہو جائے) (مرقاۃ، 2/300) تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے کہ ان میں اللہ کا تھوڑا ہی ذکر کرے۔ (مسلم، ص246، حدیث:1412)

اس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے

مُفسّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: اِس حدیث سے تین مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ دُنیوی کاروبار میں پھنس کر نمازِ عصر دیر سے (یعنی مکروہ وقت میں) پڑھنا مُنافِقوں کی علامت (یعنی نشانی) ہے۔ دوسرے یہ کہ غروب سے 20 منٹ پہلے کَراہَت کا (یعنی مکروہِ تحریمی) وقت ہے، وقتِ مستحب میں عصر پڑھنا چاہیے۔ تیسرے یہ کہ رُکوع و سجدہ بہت اطمینان سے کرنا چاہیے۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے جلد باز (نمازی کے) سجدے کو مُرغ کے چونچ مارنے سے تشبیہ دی جو وہ دانہ چُگتے وقت زمین پر جلدی جلدی مارتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/381)

عصر کے بعد نہ سوئیں

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔“ (مسندِ ابویعلٰی، 4/278، حدیث:4897) (بہارِ شریعت، 3/435)

نمازوں کے اندر، خشوع اے خُدا دے — پئے غوث اچھا، نمازی بنا دے

www.dawateislami.net

”سنَّت“ کے تین حُروف کی نسبت سے سُنّتِ عصر کے مُتعلق 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ اللہ پاک اس شخص پر رَحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رَکعتیں پڑھیں۔(ابوداؤد، 2/35، حدیث:1271) ﴿2﴾ جو عصر سے پہلے چار رَکعتیں پڑھے، اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔(معجم کبیر، 23/281، حدیث:611) ﴿3﴾ جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔(معجم اوسط، 2/77، حدیث:2580)(بہارِ شریعت، 1/661)

عصر کی سنّتوں کے بارے میں مَدَنی پھول

عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا سنّتِ غیر مؤکَّدہ ہے۔ اِس میں (اور عشا کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتوں میں) پہلی اور تیسری رَکعت کے شروع میں ثنا، اَعُوذُ اور بِسمِ اللہ پڑھئے۔ دوسری اور چوتھی رَکعت کے بعد ”قَعدہ“ فرض ہے۔ دونوں قعدوں میں اَلتَّحِیّات کے بعد دُرُودِ ابراہیم اور دعا بھی پڑھئے۔ چار غیر مؤکَّدہ سنّتیں شروع کرنے کے بعد جماعت کھڑی ہو جانے کی صورت میں دو رکعتوں پر سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جایئے۔ مگر ظہر و جمعہ کی سنّتِ قبلیہ یعنی فرضوں سے پہلے پڑھی جانے والی چار سنّتوں میں چار رَکعت پوری کر لیجئے۔ اس مسئلے کی تفصیلی معلومات ”فتاوٰی رضویہ“ جلد 8 صفحہ 129 تا 136 پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مغرب کی نماز کے فضائل

مقبول حج و عمرہ کا ثواب

خادمِ نبی، حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:”جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اُس کے لیے مقبول

www.dawateislami.net

حج وعمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور وہ ایسا ہے گویا (یعنی جیسے) اس نے شبِ قدر میں قیام کیا۔“
(جمع الجوامع، 7/195، حدیث:22311)

مغرب کے فرضوں کے بعد 6 رکعتیں

دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: ﴿1﴾ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے، تو بارہ برس کی عبادت کے (ثواب کے) برابر کی جائیں گی۔ (ترمذی، 1/439، حدیث:435) ﴿2﴾ جو مغرِب کے بعد چھ رَکعتیں پڑھے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچِہ سُمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (معجم اوسط، 5/255، حدیث:7245)

نَمازِ اَوّابین کا طریقہ

مغرب کی تین رَکعت (رَک۔عَت) فرض پڑھنے کے بعد چھ رَکعت ایک ہی سلام سے پڑھئے، ہر دو رَکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیّات، دُرُودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رَکعت کی ابتدا میں ثَنا، تَعَوُّذ و تَسمِیَہ (یعنی ثَنا، اَعُوذُ اور بِسمِ اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رَکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رَکعتیں سُنَّتِ مؤکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے اَوّابِین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص26 ملخصًا) چاہیں تو دو دو رَکعت کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 666 پر ہے: بعدِ مغرب چھ رَکعتیں مستحب ہیں ان کو صَلوٰۃُ الْاَوّابین کہتے ہیں، خواہ (یعنی چاہیں تو) ایک سلام سے سب پڑھے یا دو (سلام) سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رَکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔
(درمختار وردالمحتار، 2/547)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

مغرب وعشا کے درمیان عبادت کا ثواب

حضرت عمر بن ابو خلیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ عطاء خُراسانی رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

کے ساتھ نمازِ مغرب ادا کی، نماز کے بعد جب ہم واپس ہونے لگے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”مغرب وعشا کے اس درمیانی وقت سے لوگ غافل ہیں، یہ نمازِ اَوّابین (یعنی توبہ کرنیوالوں کی نماز) کا وقت ہے۔ جس نے اس دوران نماز کی حالت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کی گویا وہ جنّت کی کِیاری میں ہے۔“ (اللہ والوں کی باتیں، 5/259)

عشا کی نَماز کے فضائل مُنافقوں پر نمازِ فجر وعشا بھاری ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”سب نمازوں میں زیادہ گِراں (یعنی بوجھ والی) منافقوں پر نمازِ عشاو فجر ہے، اور جو اِن میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سُرِیْن (یعنی بیٹھنے میں بدن کا جو حصّہ زمین پر لگتا ہے اُس) کے بل گھسِٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا آتے۔“ (ابن ماجہ، 1/437، حدیث:797)

شَرحِ حدیث

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کیونکہ منافق صرف دِکھلاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور وقتوں میں تو خیر جیسے تیسے پڑھ لیتے ہیں مگر عشا کے وَقت نیند کا غَلَبہ، فجر کے وَقت نیند کی لذّت انہیں مَست کر دیتی ہے۔ اخلاص و عشق تمام مشکلوں کو حل کرتے ہیں وہ ان میں ہے نہیں، لہٰذا یہ دو نمازیں انہیں بہت گِراں (یعنی بہت بڑا بوجھ معلوم ہوتی) ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان ان دو نمازوں میں سُستی کرے وہ منافِقوں کے سے کام کرتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/396)

مُنافقین عشا و فجر میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے

تابعی بزرگ حضرتِ سعید بن مُسَیَّب رحمۃُ اللّٰہِ علیہ سے مروی ہے کہ سَرْوَرِ دوجہان صلی اللہ

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت (یعنی پہچان) عشا و فجر کی نماز میں حاضِر ہونا ہے کیونکہ منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔“ (مؤطاامام مالک، 1/133، حدیث:298)

حدیث میں کون سے مُنافِق مُراد ہیں؟

حضرت علامہ عبدُ الرَّءوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس حدیث میں بیان کردہ منافق سے مراد (دورِ رسالت کے بدترین کُفّار نہیں ہیں جو خود کو جھوٹ موٹ مسلمان ظاہر کرتے تھے مگر دل سے کافر تھے بلکہ یہاں مراد) ”منافقِ عملی“ ہے۔ (جو کہ حقیقت میں مسلمان ہے) حدیث کے اِس حصے ”منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے“ سے مراد ہے: ہم ان نمازوں کو چُستی کے ساتھ اور خوشی خوشی ادا کرتے ہیں، ہمیں ان دونوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجِد آنے میں کوئی مَشَقَّت نہیں ہوتی جبکہ منافقین پر یہ نمازیں بھاری ہیں اس لیے وہ انہیں بَشَاشَت (یعنی خوشی) اور چُستی کے ساتھ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (آگے چل کر فرماتے ہیں:) واضح رہے کہ منافقِ (عملی) عبادت قائم کرنے کے لیے نہیں بلکہ عادت کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے اور چونکہ اس کا نَفْس نماز پڑھنے کو ناپسند کرتا ہے اس لیے وہ سب کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے گھر میں تنہا نماز پڑھتا ہے۔ (آگے مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض عارِفین (یعنی اللہ پاک کی پہچان رکھنے والوں) کا قول ہے: نمازِ فجر باجماعت پابندی سے پڑھنے سے دنیا کے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، نمازِ عصر و عشا میں جماعت کی پابندی سے زُہد پیدا ہوتا (یعنی دنیا سے بے رغبتی نصیب ہوتی) ہے، ”خواہشات“ کی پیروی سے نَفْس باز رہتا ہے۔ (فیض القدیر، 1/84، 85)

www.dawateislami.net

نمازِ عشا سے پہلے سونا

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو نمازِ عشا سے پہلے سوئے اللہ پاک اُس کی آنکھ کو نہ سلائے۔(جمع الجوامع،7/289،حدیث:23192)

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے حُکّام کو ایک فرمان لکھا جس میں یہ بھی ہے کہ جو عشا سے پہلے سو جائے خدا کرے اس کی آنکھیں نہ سوئیں، جو سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں، جو سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔

(مؤطا امام مالک،1/35،حدیث:6)

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مُتَعلِّق مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جنابِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ دعائے ضَرَر اظہارِ غَضَب (یعنی ناراضی ظاہر کرنے) کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ نمازِ عشا سے پہلے سو جانا اور عشا کے بعد بِلاضرورت جاگتے رہنا (یہ دونوں ہی کام) سنّت کے خلاف اور نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناپسند ہے، لیکن نماز سے پہلے سو کر نماز ہی نہ پڑھنا اور ایسے ہی عشا کے بعد جاگ کر فجر قضا کر دینا حرام ہے، کیونکہ حرام کا ذریعہ بھی حرام ہوتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،1/377)

عشا سے قبل سونا مکروہ ہے

”بہارِ شریعت“ میں ہے: دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت،3/436،حصہ:16)

عشا کے بعد گفتگو کرنے کی تین صورتیں

﴿1﴾ علمی گفتگو، کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تَحْقِیق و تَفْتِیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے اَفْضل ہے ﴿2﴾ جھوٹے قصّے کہانی کہنا مَسْخَرہ پَن اور ہنسی مذاق

www.dawateislami.net

کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے﴿3﴾مُوانَسَت کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے اُنس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جائے اور تسبیح واِستغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔(بہارِ شریعت،3/436،حصّہ:16)

نمازوں کے ناموں کی وَجہ

فَجر: فجر کا معنی: ”صُبح“ ہے[1] چونکہ فجر کی نماز صُبح کے وقت پڑھی جاتی ہے،اِس لئے اِس نماز کو فجر کی نماز کہا جاتا ہے۔

ظُہر: ظُہر کا ایک معنی ہے:”ظَہِیرَۃ“(یعنی:دوپہر)، چونکہ یہ نماز دوپہر کے وقت پڑھی جاتی ہے،اِس لئے اِسے ظُہر کی نماز کہا جاتا ہے۔

عَصر: عَصر کا معنی:”دن کا آخری حصّہ“چونکہ یہ نماز اِسی وقت میں ادا کی جاتی ہے اِس لئے اِس نماز کو عصر کی نماز کہا جاتا ہے۔

مَغرِب: مَغرِب کا معنی سورج غروب ہونے کا وقت ہے،چونکہ مغرب کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے اِس لئے اِس نماز کو مغرب کی نماز کہا جاتا ہے۔

عِشا: عشا کے لغوی معنی:رات کی ابتدائی تاریکی کے ہیں،[2] چونکہ یہ نماز اندھیرا ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے اس لئے اِس نماز کو عشا کی نماز کہا جاتا ہے۔

(شرح مشکل الآثار للطحاوی،3/31-34ملخصًا)

تو پانچوں نمازوں کا پابند کر دے　　پئے مصطفےٰ ہم کو جنّت میں گھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　✿✿✿　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

1 …ترجمۂ کنزالایمان پ15،بنی اسرائیل:78

2 …نزہۃ القاری،2/245

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

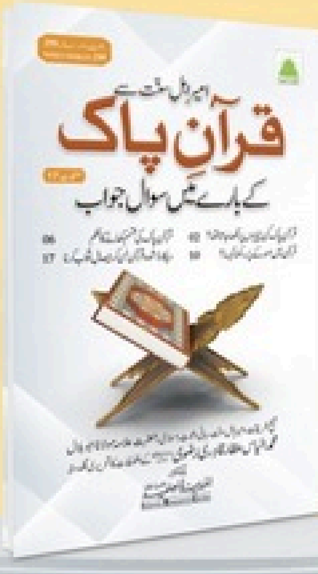

978-969-722-481-4
01082404

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 · 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net